روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ ہفتہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ ، ۶۔ وفا ۱۳۷۰ ہش ، ۶۔ جولائی ۱۹۹۱ء نمبر ۱۴۹

گھروں کے ماحول سدھارنے والی دعا

"اے خدا ہمیں ہمارے زندگیوں کے ساتھیوں سے خواہ وہ مرد ہوں خواہ وہ عورتیں ہوں، آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ ایسی نسل پیچھے چھوڑنے کی توفیق عطا فرما جو تیری نظر میں متقی ہوں ۔ یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے گھروں کے ماحول سدھر سکتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سورۂ فاتحہ پر جو قرآن شریف کا باریک نقشہ ہے اور اُمّ الکتاب بھی جس کا نام ہے، خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں؛ چنانچہ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) سے اس کو شروع کیا گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام محامد اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدّنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں، کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جبکہ وہی ہے، تو معطیٔ حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے؛ ورنہ لازم آئے گا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق بھی وہ نہیں ہے، جو کفر کی بات ہے۔ پس (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) میں کیسی توحید کی جامع تعلیم پائی جاتی ہے، جو انسان کو دنیا کی تمام چیزوں کی عبودیّت اور بالذّات نفع رساں نہ ہونے کی طرف لے جاتی ہے اور واضح اور بیّن طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور سود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدّم کرو۔ اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے۔ اور ہو جاتی ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۱۲۵)

تقریب شادی

مکرم چوہدری مبشّر احمد صاحب اختر مقیم ٹوکیو جاپان ابن مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب فانی پنشنر تحریک جدید کا نکاح جاپانی نو احمدی بچی عزیزہ "رابعہ ناؤمی" کے ساتھ مکرم مغفور احمد صاحب منیب مربی انچارج جاپان نے پڑھا۔ لڑکی کے والدین اور عزیز و اقارب نے ایک مقامی ہوٹل میں مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۱ء کو رخصتی کا اہتمام کیا اور ۶ مئی کو مکرم مبشر احمد صاحب اختر کی طرف سے "ہلٹن ہوٹل" ٹوکیو میں دعوتِ ولیمہ کا سادہ اور پروقار اہتمام کیا گیا جس میں جاپان میں مقیم احمدی احباب کے علاوہ بعض جاپانی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ یہ امر نہایت خوشکن ہے کہ گذشتہ رمضان کے مہینہ میں اس نو احمدی جاپانی بچی نے (جس کا نیا نام "رابعہ" حضور ایدہ اللہ نے رکھا ہے) تمام روزے رکھے اور رخصتانہ کے بعد اس نے باقاعدہ برقعہ پہننا شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک فرمائے۔

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

"جب ہم نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے۔ اٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ نماز کے ادا کرنے۔ سودا سلف لانے۔ بات چیت کرنے۔ غرضیکہ ہر ایک کی ابتداء دعا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کے لئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاوے گی۔ کیونکہ سامان کے بہم پہنچ جانے کے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جس پر اس کا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا تو اس وقت دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے امداد طلب کر سکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسّر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں ان کو چاہیئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مان کر استعمال کریں۔ کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے طبابت میں بھی عمدہ اور اعلیٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو اور اگرچہ ایک دو کو مضر بھی ہو۔ لیکن فائدہ کی کثرت اس کے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے۔ یہی حال دعا ہے۔ ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کر سکتی۔ اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے اس لئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور اس کی خوبیوں کو مان کر اس پر عمل درآمد شروع کرنا چاہیئے۔ جس قدر بڑے بڑے علوم ریاضی، ہندسہ، جغرافیہ، علم الافلاک، صرف و نحو وغیرہ ہیں ان سب کی ابتداء اوّل فرض پر ہے پھر اس پر ہی انسان ترقی کر کے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہنچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے کہنے پر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اگرچہ صرف ظنی امر ہوتا ہے۔ مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے پس (ایمان والے) کو چاہیئے کہ نبی کریمؐ کی تعلیم سے اور سابقہ راستبازوں کے تجربہ کی بناء پر دعا کو ذریعہ بناوے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کے لئے بھی دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شئے ہے"

(خطبہ عید الفطر ۹۔ دسمبر ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ر وفا ۱۳۷۰ ہش ۶ر جولائی ۱۹۹۱ء

سائنس اور اخلاق کی ترقّی کا موازنہ

سائنس نے کیوں ترقی کی ہے؟ یا یوں کہنا چاہیئے کہ سائنس نے کسطرح ترقی کی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک سائنسدان جب ایک نکتہ نظر پر پہنچ جاتا ہے اور بھرپور تجربات کے ذریعے اس کی صداقت واضح کر دیتا ہے تو اس کے بعد آنیوالا سائنس دان پہلے سائنس دان کے تسلیم شدہ اصولوں کو ماننے کے بعد اگلا مرحلہ شروع کرتا ہے اور سائنس کی تحقیق کا نیا نظریہ پیش کرتا ہے۔ اگر ہر آنے والا سائنس دان ماضی کے سائنس دان کے نظریات کو کلی طور پر ردّ کر دے اور وہیں سے اپنے کام کا آغاز کرے جہاں سے ماضی کے سائنسدان نے آغاز کیا تھا تو اس کی زندگی ضائع جائے گی اور وہ ساری عمر گذارنے کے بعد محض یہ ثابت کر پائے گا کہ ماضی کے سائنسدان نے جو دریافت کی تھی وہ درست تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سائنس ایک ہی مقام پر رکی رہے گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا اور ہر آنے والا ماضی کے سائنسدان کے تجربات سے استفادہ کرتا ہے اور اگلی دنیا کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

اگر اسی اصول کو اخلاق پر چسپاں کیا جائے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اخلاق اور نیکی اور شرافت کی اقدار میں کیسی زبردست ترقیات حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ آج کا انسان جب سچ اور جھوٹ بولنے کی کشمکش میں مبتلا ہو تو وہ ماضی کے نیک اور فرستادہ لوگوں کی مثال سامنے رکھے کہ آیا ماضی کے کامیاب لوگوں نے سچ بول کر کامیابی حاصل کی تھی یا نہیں۔ اور جب وہ یہ دیکھے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ایک بھی سچ بول کر ناکام نہیں ہؤا تو وہ بھی بے جھجک سچ کو اختیار کرے۔ اور ہر آنے والی نسل اس ثابت شدہ اصول کو ایک بار پھر آزمانے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے پہلے ہی دن سے اس پر عمل شروع کر دے تو اخلاقی معیار ایک عظیم الشان ترقی پر پہنچ سکتے ہیں اور یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔

لیکن مشکل تو یہ ہے کہ اخلاق کے اصولوں کو ٹیسٹ ٹیوب میں ڈال کر نہیں دیکھا جا سکتا۔ اور نہ تجربہ گاہ میں ابتدائی جماعتوں کے طلباء کو سادہ تجربات کے ذریعے ثابت کر کے دکھایا جا سکتا ہے۔

بزعم خود ہر چالاک اور دانا شخص یہ سمجھتا ہے کہ اگر فلاں شخص جھوٹ اور مکاری سے ناکام ہؤا ہے تو میں نہیں ناکام ہونگا۔ میں ان حرکات سے کامیابی ہی پاؤں گا۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ خدا کے پاک بندوں کی کامیابی کے راز زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بار بار عام لوگوں کے سامنے لائے جائیں تاکہ جاننے والوں کو اس یقین پر پہنچایا جا سکے جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:

"سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارا نہیں!!"

جانے کو تو دھرتی کے کناروں پہ گیا ہوں
شبنم پہ چلا اور شراروں پہ گیا ہوں
لیکن مرا ہر گام ہے مرہون تمہارا
اے دوست تمہارے ہی اشاروں پہ گیا ہوں

ـــــ ابوالاقبال

تلافیٔ مافات

میرے دل و نگاہ میں وہ یوں سما گئے
جب بھی اٹھی نظر تو مَیں سمجھا وہ آ گئے

بیٹھا تھا ان کے ہجر کے غم میں بہت اُداس
آئے وہ لمحہ بھر کے لئے اور ہنسا گئے

جانے کو تھا تلافیٔ مافات کے لئے
لیکن زہے نصیب کہ وہ خود ہی آ گئے

"باتیں تمہاری بُوئے وفا سے ہیں عطر بیز"
جاتے ہوئے مجھے وہ یہ مژدہ سُنا گئے

حل آج تک یہ عقدۂ مشکل نہ ہو سکا
مَیں اُن میں کھو گیا کہ وہ مجھ میں سما گئے

سر کا نقاب چہرہ سے جب اُن کے ناگہاں
ارمان تھے جو دل میں وہ لب تک بھی آ گئے

ایسے بھی راہِ عشق و محبّت میں موڑ ہیں
اہلِ وفا بھی آ کے جہاں ڈگمگا گئے

ظاہر کیا جب ارض و سما نے کچھ انحراف
وسعت میں میرے دل کی وہ آ کر سما گئے

ہے موت اُن کی رہ میں بقائے دوام ما
کھویا جنھوں نے خود کو وہی ان کو پا گئے

محمد صدیق امرتسری

"دنیا میں ہزاروں لذّتیں ہیں مگر رقّت جیسی کوئی بھی لذّت نہیں۔ یہی وجہ ہے جس سے نماز اور عبادت کا مزہ آتا ہے اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔"
(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح فضل عمر سے ایک اقتباس

کس نے کیا کہا

حضرت فضل عمر کے اساتذہ کرام کا بیان

حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) جو آپکے انگریزی کے استاد تھے اور علاوہ مدرسہ کے آپکو گھر پر بھی پڑھاتے تھے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"۱۸۹۹ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا چارج لینے کے بعد جلد ہی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے ارشاد کے ماتحت حضرت (فضل عمر) نے اس وقت جب کہ آپ کی عمر دس سال کی تھی۔ بندہ کے پاس انگریزی پڑھنی شروع کی۔ پہلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مکان میں جو (حضور کی رہائش گاہ کے متصل اس جگہ واقع تھا جہاں آجکل نواب صاحب کا مکان ہے) رہتا تھا۔ جب تک میں اس مکان میں رہا حضرت فضل عمر اس مکان میں پڑھنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اسکے بعد میں خود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور یہ خدمت بندہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کے آخری دس سال میں برابر ادا کرتا رہا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ حضرت امام جماعت الاول ـــ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ـــ کے شش سالہ دور امامت میں جاری رہا۔ گویا حضور کا سارا بڑھنا اور پھولنا اور بابرگ و بار ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ آپ ایک نازک پتیوں والے چھوٹے پودے کی طرح تھے۔ جبکہ میں نے پہلی دفعہ حضور کو دیکھا اور یہ پودا میرے دیکھتے دیکھتے جلد جلد بڑھا اور پھول پھل لایا اور وہ حیرت انگیز ترقی کی جس کو دیکھ کر آنکھیں چندھیا جائیں اور عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قابل انشاء پرداز ہوتا تو وہ شائد اس حیرت انگیز ترقی کا نقشہ کھینچنے کی کچھ کوشش کرتا۔ لیکن میں تو اس سے زیادہ نہیں کر سکتا کہ اس بات کی شہادت دوں کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں آپ کی نسبت پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ اسکو میں نے اپنی آنکھوں سے لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ لیا۔ مجھے اپنی زبان کی کمزوری اور قلم کی ناتوانی پر افسوس آتا ہے جو صحیح نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ لیکن میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔ وھوالموفق۔

میں نے بچپن سے ہی حضور میں سوائے اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپ میں نیکی کے اطوار اور تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو آپکی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ نمایاں ہوتے گئے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص میرے اس بیان کو خوش اعتقادی پر محمول کرے۔ اسلئے میں آپ کے بچپن کی ایک بات کا ذکر کرتا ہوں جس سے ناظرین خود حقیقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپکو بچپن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہدایت فرمائی تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے کی چیز نہ لینا۔ یہ ایک ہدایت تھی جو حضرت اقدس اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے نے اپنے بچے کو دی اب دیکھئے کہ وہ خورد سال بچہ حضرت اقدس کی اس ہدایت کی کس طرح تعمیل کرتا ہے۔

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ابتداء میں حضور بندہ کے مکان پر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے اور وہ مکان حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا ہی مکان تھا۔ جو حضور کے رہائشی مکان کے بالکل متصل بلکہ حضور کے گھر کے ساتھ ملحق تھا۔ ہم غالباً تین سال اس مکان میں رہے۔ اور اس تمام عرصہ میں حضرت (فضل عمر) بندہ کے پاس پڑھنے کے لئے تشریف لاتے۔ اور جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے گھر سے پانی پی کر پھر واپس تشریف لاتے۔ خواہ کیسا ہی مصفا پانی کیسے ہی صاف ستھرے برتن میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے۔ صرف اسی لئے کہ حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔ اب بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک چھوٹا سا آئینہ ہے جس میں ہمیں حضور کی اس وقت کی شکل صحیح رنگ میں نظر آسکتی ہے۔

"اول دیکھئے کہ حضور اس بچپن کے زمانہ میں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کیسی کامل اطاعت کرتے۔ اور کبھی بھی اسکی خلاف ورزی نہ کرتے دوسرے دیکھئے کہ وہ اس اطاعت میں کس درجہ کی احتیاط سے کام لیتے۔ بظاہر حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے جب فرمایا کہ کسی کے ہاتھ سے کھانے پینے کی چیز نہ لینا تو حضرت اقدس کی مراد ایسی چیزوں سے تھی جو لوگ اپنے بچوں کو اپنی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے دیتے تھے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ کسی کے برتن سے پانی بھی نہ پینا۔ مگر آپکی احتیاط اس درجہ کی تھی کہ آپ اپنے گھر کے سوا قادیان میں کسی اور گھر سے کسی گھڑے یا صراحی سے پانی لے کر پینا بھی حضرت اقدس کے حکم کی خلاف ورزی ہی سمجھتے تھے۔ یہی حد درجہ کی احتیاط ہے جسے دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔ پس آپکے اسی عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچپن ہی میں اطاعت اور تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن تھے۔ اور یہی بیج تھا جو آپکی عمر کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا گیا اور زیادہ واضح اور زیادہ نمایاں شکل میں کمال کے آخری مرتبے تک پہنچ گیا۔ یہ پانی کا واقعہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ ہوا اور حضور ہمیشہ اطاعت کے اصول پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص خیال کرے کہ شائد حجاب کی وجہ سے آپ ہمارے گھر سے پانی پینے سے اجتناب فرماتے تھے۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ آپ بے تکلفی سے ہمارے گھر میں رہتے اور حضور کی خوش خلقی اور خوش طبعی کی باتیں اسوقت بندہ کے گھر سے نہایت محبت کے ساتھ یاد کرتی ہیں۔ اور جب حضور کے منصب (امامت) پر سرفراز ہونے کے بعد بندہ کے گھر سے بیعت کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے اس وقت کے بچپن کے واقعات انکو یاد دلائے کیونکہ حضور کا حافظہ بہت مضبوط ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی کی طالب علمی کا ایک اور واقعہ لکھا ہے۔ اس سے بھی آپ کی قلبی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔

"ایک دن کچھ بارش ہو رہی تھی مگر زیادہ نہ تھی بندہ وقت مقررہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضور نے دروازہ کھولا۔ بندہ اندر آ کر برآمدہ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ آپ کمرہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے سمجھا کہ کتاب لے کر باہر برآمدہ میں تشریف لائیں گے۔ مگر جب آپ کے باہر تشریف لانے میں کچھ دیر ہو گئی تو میں نے اندر کی طرف دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آپ فرش پر سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے خیال کیا آج بارش کی وجہ سے شائد آپ سمجھتے تھے کہ میں حاضر نہیں ہونگا۔ اور جب میں آگیا ہوں تو آپکے دل میں خاکسار کیلئے دعا کی تحریک ہوئی ہے۔ اور آپ بندہ کے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ آپ بہت دیر تک سجدہ میں پڑے رہے اور دعا فرماتے رہے۔

(الفضل ۵۔ نومبر ۱۹۳۸ئ)

اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے بھی جو آپ کے بچپن کے اساتذہ میں سے تھے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"کیونکہ عاجز نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کی بیعت ۱۸۹۰ء کے آخیر میں کر لی تھی۔ اور اس وقت سے ہمیشہ آمد و رفت کا سلسلہ متواتر جاری رہا۔ میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو انکے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی انکو شوق تھا۔ نمازوں میں اکثر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ جامعہ البیت میں جاتے اور خطبہ سنتے ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپ کی عمر دس سال کے قریب ہوگی۔ آپ بیت اقصیٰ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدے میں بہت رو رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپ کی فطرت کو اللہ کے ساتھ اور اسکے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔

(الفضل ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۸ئ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیع اللہ شہاب ـــــ ترجمہ ـــــ صاحبزادہ مرزا مجید احمد

عرب ممالک میں عیدالاضحیہ

روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ لاہور کے میگزین سیکشن کے ۲۳ جون ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۹، پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب کا عرب ممالک میں عیدالاضحیٰ پر قربانی کے بارہ میں ایک مضمون چھپا ہے جس کا ترجمہ پیش ہے۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں جہاں برصغیر میں عام رواج ہے کہ تقریباً ہر صاحب استطاعت فرد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ پر قربانی دے وہاں عرب ممالک میں یہ قربانی چند لوگ اور وہ بھی عمر بھر میں صرف ایک دفعہ دیتے ہیں۔ برصغیر کے علماء کا خیال ہے کہ ہر صاحب نصاب زکوٰۃ (جو کہ موجودہ زمانہ میں تقریباً تین ہزار روپیہ بنتا ہے) روپیہ رکھنے والے پر قربانی فرض ہے جب ان کے سامنے یہ عذر پیش کیا جائے کہ آج کل تو خاص طور پر عید کے ایام میں ایک بکرے کی قیمت نصاب کے برابر جا پہنچتی ہے تو وہ مشورہ دیتے ہیں کہ گائے کی قربانی میں حصہ ڈال لیں۔ علماء اپنی تائید میں دو احادیث پیش کرتے ہیں کہ ابو رملہ بن نخاف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات کے خطبہ میں مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ ہر سال قربانی دیں۔ دوسری حدیث حبیب بن نخاف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مسلمان ایک جانور کی قربانی ماہ رجب میں اور دوسری ذوالحجہ میں ادا کریں۔ (المحلّٰہ از امام ابن حزم جلد سات صفحہ ۳۶۵)۔ امام ابن حزم نہ صرف علم حدیث کے ایک مستند عالم بلکہ ظاہریہ مسلک کے بانی ہیں۔ آپ کے فقہ کی بناء قیاس پر نہیں بلکہ خالصتاً قرآن اور حدیث پر ہے۔ آپ کی اور امام مالک کے فقہ کے ماننے والوں کی اکثریت عرب ممالک اور شمالی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ امام ابن حزم نے حدیث کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر مندرجہ بالا احادیث کی صحت سے انکار کیا ہے ان کے نزدیک یہ دونوں راوی معروف صحابہ میں سے نہیں ہیں۔ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ قربانی زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی مقرر ہے ان کی دلیل ہے کہ

تمام اسلامی لٹریچر میں کوئی ایسی روایت نہیں ملتی کہ صاحب نصاب مسلمان پر ہر سال قربانی فرض ہے۔ وہ کہتے ہیں قربانی حج کا حصہ ہے اور حج زندگی میں ان لوگوں پر جو تمام شرائط حج پوری کرتے ہوں، ایک بار ہی فرض قرار دیا گیا ہے اسی بنا پر رسول اللہ کے بیشتر صحابہ نے زندگی بھر عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہیں دی۔ ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے جید صحابہ شامل ہیں۔ جب ان سے اس بارہ میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اس لئے قربانی نہیں دیتے کہ عامتہ الناس میں یہ تاثر پیدا نہ ہو جائے کہ قربانی دینی فرض ہے۔ (امام شافعی کتاب الام جلد ۲، صفحہ ۱۷۹)

اس کے باوجود عرب ممالک میں لوگ بالعموم عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی دیتے رہے۔ لیکن جب اس کے نتیجہ میں جانوروں کی قلت درپیش آئی اور گوشت کی قیمت آسمان سے باتیں کرنے لگی تو الجزائر اور مراکش کے بعض روشن خیال علماء کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ انہوں نے دلیل دی کہ رسول اللہ کی زندگی میں پورے قبیلہ کی طرف سے صرف ایک جانور کی قربانی پیش کی جاتی رہی ہے اس اصول کی بنا پر اتنے جانوروں کی قربانی کی بجائے محلہ کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی سمجھی جانی چاہیئے۔ وہ اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے قربانی دینے کا ارادہ فرمایا تو دو اچھے مضبوط صحت مند مینڈھے خرید گئے۔ عیدالاضحیٰ کے روز آپ نے پہلے عید کی نماز صحابہ کے ساتھ ادا فرمائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ نے ان جانوروں کی عیدگاہ میں جو شہر سے باہر تھی قربانی دی۔ پہلے جانور کو ذبح کرنے پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمام امت کی طرف سے ہے اور دوسرا جانور اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے حضرت علی بن حسین جو رسول اللہ کے عزیزوں میں سے تھے نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبیلہ یعنی بنوہاشم نے یہ قربانی تمام قبیلہ کی طرف سے تصور کی اور کسی شخص نے برسہا برس تک کوئی قربانی نہیں دی۔ (نیل الاوطار عالم شوکانی جلد ۷ صفحہ ۱۱۷)

احمد بن بیلا جو آجکل ورلڈ سپریم کونسل آف مسلم کے چیرمین ہیں کو ان دلائل نے بڑا متاثر کیا جب وہ الجزائر کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے تو انہوں نے ایک حکم جاری کیا کہ آئندہ سے ایک محلہ کی طرف سے ایک جانور کی قربانی دی جایا کرے۔ اسی عرصہ میں مراکش میں بھی روشن خیال علماء نے زور دیا کہ وہاں بھی اسی قسم کا حکم جاری کیا جائے مگر مراکش کے بادشاہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ صدر احمد بن بیلا کی طرف سے جو حکم جاری کیا گیا اس کا ہمارے ملک میں ملا جلا ردعمل ہوا۔ جہاں روشن خیال طبقہ نے اس کا خیر مقدم کیا وہاں بیشتر علماء نے اس کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا اور مراکش کے شاہ کے حکم جاری نہ کرنے پر اس کی تعریف کی گئی لیکن چند سال بعد (۱۹۸۰) میں جب مراکش کو بھی گوشت کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا تو حکومت کو انتہائی سخت قدم اٹھانے پڑے اور ہر قسم کی قربانی ممنوع قرار دے دی گئی۔ اگر کوئی شخص پوشیدہ طور پر قربانی کرتا ہوا پکڑا جاتا تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جاتی اور ذبح شدہ جانور پر قبضہ کر لیا جاتا اور اس کا گوشت گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر بازار میں فروخت کر دیا جاتا۔ عجیب بات ہے کہ جہاں پاکستانی علماء نے بن بیلا کے خلاف بہت زہر اگلا وہاں جب اس سے بھی زیادہ سخت قدم ایک بادشاہ نے اٹھایا تو ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور انہوں نے میری طرف سے یہ معاملہ پیش کرنے پر بھی چپ سادھ لی۔ شاید وہ اس معاملہ میں اس لئے خاموشی اختیار کرنے پر مجبور تھے کہ اس کے نتیجہ میں اکثر لوگ قربانیاں نہیں کریں گے اور مولویوں کا طبقہ بہت بڑے مالی فائدہ سے محروم ہو جائے گا۔ یہ مالی فائدہ جو اہی کھالیں اکٹھی کرنے سے حاصل ہوتا ہے اس کی مثال ہمیں قرون اولیٰ میں کہیں نظر نہیں آتی وہ لوگ قربانی کے جانوروں کی کھالیں خود استعمال میں لاتے یا پھر اسے بازار میں فروخت کر دیتے تھے۔

بیشتر عرب ممالک اور شمالی افریقہ میں ظاہریہ اور مالکی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ امام مالک جو مالکی فقہ کے بانی ہیں امام مدینہ بھی کہلاتے ہیں۔ آپ کا دستور تھا کہ جب تک مدینہ منورہ کے ۷۰ عالم متفق نہ ہوں کوئی فتویٰ جاری نہ فرماتے تھے آپ کا خیال تھا کہ قربانی ان لوگوں پر بھی فرض نہیں ہے جو حج کرتے ہیں (بدایتہ المجتہد از امام ابن رشد جلد I صفحہ ۳۴۷)

ان کی دلیل تھی کہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ صحابہ نے حج ادا کیا اور ان میں سے بیشتر نے قربانی نہیں دی کیونکہ ان کے نزدیک یہ ضروری نہ تھی۔ اگر یہ ضروری ہوتی تو رسول اللہ اس کا حکم دیتے جب کہ آپؐ نے اس موقعہ پر ایک سو اونٹ ان لوگوں کے کھانے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ذبح فرمائے۔ حج کے موقعہ پر عرب ممالک کے بیشتر حاجی قربانی نہیں دیتے جبکہ برصغیر کے مسلمان بغیر یہ معلوم کئے کہ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں انہیں مطعون کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: سجاد احمد صاحب بھٹی ابن سعید احمد صاحب بھٹی دارالرحمت شرقی الف کا ناک کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ مسز شفیق اختر صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ۔ اپنے بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

احباب ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال: مکرم محمد صدیق صاحب بہلول پوری ایک ماہ کی شدید علالت کے بعد ۲۵ جون ۹۱ء پونے دو بجے دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور عام قبرستان ع۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری کے بعد مکرم اللہ بخش صاحب صادق دعا کرائی

○ مکرم محمد شریف صاحب بٹ کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۱ جون ۹۱ء بروز جمعہ بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پاگئیں۔ ان کی تدفین اسی روز باغ احمد کراچی میں عمل میں آئی۔ آپ کے پسماندگان میں صرف ان کے شوہر مکرم محمد شریف بٹ ہیں جو دفتر رشتہ وناطہ جماعت احمدیہ کراچی میں مددگار کارکن ہیں۔ احباب انکی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون سین

فلسطینیوں کی حالتِ زار

مغرب سے دلچسپی رکھنے والے ایک امریکی یہودی نے خلیج کی جنگ کے متعلق کہا ہے کہ یہ سوائے اس کے کچھ نہ تھی کہ امریکہ عالمی امور میں اپنی بالادستی کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ یہ کسی صورت میں بھی اخلاقی طور پر منصفانہ جنگ نہیں کہی جا سکتی۔ ڈاکٹر مارک ایلس (MARC ELLIS) نے اے۔ پی۔ ایس بلیٹین نیروبی سے کہا کہ اسرائیل کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا جانا چاہیئے۔ کہ مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔

مذہب سے دلچسپی رکھنے والے اس شخص نے جو میرک نال سکول آف تھیالوجی (MARYK NOL) نیویارک میں پروفیسر ہیں۔ خلیج کی جنگ کے متعلق اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اتحادی فوجوں نے اسے اخلاقی طور پر جائز قرار دیا ہے۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ صدر جارج بش اور صدر صدام دونوں میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کویت پر حملہ کرتے۔ اس جنگ سے سوائے اس کے کہ امریکیوں کی طاقت کا اظہار ہو۔ اور عالمی امور میں ان کی بالادستی سامنے آئے۔ اور تیل میسر ہو اور کسی بات کا اس سے تعلق نہیں اپریشن ڈیزرٹ سٹارم نے مشرق وسطی میں نئے حفاظتی اقدامات کی بنیاد رکھ دی جو کہ امریکہ اور یورپ کے مفاد کو آگے بڑھائے گی اور اب بعض عرب ممالک کے مفاد کو بھی۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اس سارے معاملے میں سوویت یونین نے پورے جذبے سے ساتھ حصہ نہیں لیا اگرچہ اس کا بھی مشرق وسطی کے مستقبل میں خاصا حصہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا اس لئے ہوا ہو کہ اس وقت سوویٹ یونین نے گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات اس لئے کہی کہ سوویت یونین میں موجود الوقت میں اقتصادی بحران عروج پر ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ سوویت یونین کا ان تمام واقعات سے گہرا تعلق ہے جو خلیج میں ہو رہے ہیں۔

نیروبی میں اپنے مختصر سے قیام کے دوران اس کا موقعہ انہیں افریقن سے زمبابوے میں ہونے والے اجلاس کے بعد ملا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک فلسطینی مسئلے کا سوال ہے۔ اس سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔ اور خلیج میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو جانی چاہیئے۔ جب تک فلسطینی اپنی ریاست کے بغیر رہیں گے اسرائیل کو امن اور سکون اور حفاظت نہیں مل سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اسرائیل نے اس مسئلے کی طرف توجہ نہ دی تو سارا مشرق وسطی مشکلات کا اور غیر مستحکم حالات کا باعث رہے گا۔ کیونکہ مشرق وسطی کو امن کی تلاش ہے۔

ڈاکٹر ایلس نے مزید کہا کہ اسرائیل کو یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے کہ فلسطینیوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے۔ وہ اس کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سات لاکھ یہودی جو دوسری جنگ عظیم میں مارے گئے تھے۔ ان کی ہلاکت کے ہم خود ہی ذمہ دار ہیں۔ ہم اس بات کو کیوں فلسطینیوں پر ظلم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نیویارک میں ڈاکٹر موصوف نے ایک مضمون ایکیو مینٹیکل ٹریبیونڈر لکھا تھا جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ جاری رہا تو یہ بات زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی چلی جائے گی کہ اسرائیلی معصوم نہیں ہیں۔ ہم نے فلسطینیوں پر مظالم کر کے ان کے لئے مشکلات پیدا کی ہیں۔ اور انہیں انسانیت کا درجہ دینے سے انکار کیا ہے۔ ان کی زمین ہتھیالی ہے۔ اور ان کی جائدادیں بھی اور ان میں سے بعض لوگوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔ بعضوں پر تشدد کرتے کرتے انہیں جان سے ہلاک کر دیا ہے۔ اور یہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہم انہیں بطور ایک قوم کے ختم کر دیں۔ یہ بات اے۔ پی۔ ایس بلیٹین میں شائع کی گئی ہے۔ جہاں سے فوکس نے لی ہے۔

خالدہ ضیاء کا دورۂ چین

گذشتہ دنوں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء نے بیجنگ کے گریٹ ہال آف دی پیپل میں چین کے وزیر اعظم لی پنگ سے ملاقات کی اور عالمی اور دو طرفہ معاملات پر گفت و شنید ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر وزیر اعظم چین نے کہا کہ عملی اقدامات کر کے جنوب اور شمال کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی ضرورت ہے تاکہ انکے درمیان جو خلیج بڑھتی جا رہی ہے اسے پاٹا جا سکے دونوں وزرائے اعظم نے ایک دوسرے سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کی بات کی اور علاقائی اور عالمی مسائل بھی زیر بحث آئے۔ لی پنگ نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک پوری طرح اپنا کردار ادا کرتے ہوئے نئے عالمی نظام کے استحکام کا باعث بنیں گے۔

بیگم خالدہ ضیاء نے کہا کہ بنگلہ دیش اور چین کے خیالات ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں اور انکی خواہش ہے کہ آپس کے تعلقات مزید بڑھائے جائیں اور ایسا سب ملکوں کے ساتھ کیا جائے۔ ان تعلقات کی بنیاد باہمی بقائے زندگی ہونا چاہیئے۔ بیگم صاحبہ نے اطمینان کا اظہار کیا کہ چین اور بنگلہ دیش کے تعلقات زیادہ سے زیادہ بہتر ہو رہے ہیں اور چین نے ہر موقعہ پر بنگلہ دیش کی مدد کی ہے جب بھی بنگلہ دیش کو کسی مشکل یا مصیبت کا سامنا ہوا ہے تو چین نے بلاجھجک دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ بیگم خالدہ ضیا نے مسٹر لی پنگ کو بنگلہ دیش کا دورہ کرنے کی دعوت دی جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لی اور کہا کہ اس کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

یہ دورہ تین روزہ تھا اور سیاسی اور اقتصادی تعاون حاصل کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ بیگم ضیاء کی حکومت کو معرضِ وجود میں آئے تین مہینے ہوئے ہیں۔

صدام حسین اور بائیبل

فوکس ایک چھوٹے سائز کا مختصر سا رسالہ ہے۔ جو دس صفحات پر مشتمل ہے اسلامک فاؤنڈیشن مارک فیلڈ دعوی سنٹر دیبی لین مارک فیلڈ لسٹر سے شائع کیا جاتا ہے اور شائع کرنے والوں نے اس کے اغراض و مقاصد میں یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے آپس کے تعلقات کے بارے میں خبریں بہم پہنچانا۔ خاص طور پر مسلمانوں کو عیسائی تنظیموں کی کارکردگی سے عیسائیوں ہی کے ذرائع سے واقف رکھنا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک منفرد پرچہ ہے جو اپنی قسم کا آپ ہی واحد نیوز لیٹر ہے۔ تاکہ بتایا جائے۔ کہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے آپس میں کیا تعلقات ہیں اور کہاں کہاں اور کس کس طرح عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں گفت و شنید کا موقعہ ملتا ہے۔

"مشن" کے زیر عنوان ایک خبر کا تحتی عنوان یہ ہے "سچ یا جھوٹ۔ حسین یعنی صدر صدام حسین نے جو کچھ کہا ہے اس سے بائبل کی مانگ بڑھ گئی ہے" صدام حسین کی یہ کوشش کہ وہ نبو کد نضر کی نقل کر کے بابل کو دوبارہ بسائیں نے ہزاروں عراقیوں کو بائبل خریدنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ وہ پرانے عہد نامے کو پڑھ کر خود معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تاریخی واقعات کیا تھے۔ اس علاقے میں وہ عیسائی جو گھومتے پھرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو یسوع مسیح رویا میں نظر آتے ہیں۔ جب وہ انہیں نظر آتے ہیں تو وہ انہیں عیسیٰ علیہ السلام سمجھتے ہیں جو ابن اللہ تھے اور وہ انہیں اپنے بعض معجزات دکھاتے ہیں۔ مثلاً گیتھسمین کیلوری جہاں انہیں پھانسی دی گئی تھی اور دوبارہ جی اٹھنا اور آسمان پر صعود کرنا۔ جن لوگوں کو پہلے عیسائیت سے کوئی واسطہ نہیں پڑا وہ انجیل کو جو انہیں مہیا کی جاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب سمجھتے ہیں۔ بہت سے سعودی سعودی عربیہ سے سفر کر کے دوسری جگہوں پر جا کر نیا عہد نامہ خریدتے ہیں۔ ایک کارکن نے ایریٹین موبلائزیشن کو بتلایا ہے کہ بائبل کی اتنی تعداد میں ضرورت ہے کہ ہم آسانی سے خریدنے والوں کو فراہم نہیں کر سکتے۔ یہ رپورٹ کرسچین ہیرلڈ نے شائع کی ہے۔

یسوع مسیح کی واپسی؟

دی ٹائمز لندن کے ۴ مئی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں روتھ گلیڈل جو اس جریدے کی مذہبی امور کی نمائندہ ہیں نے کہا کہ ڈرہم کے بشپ نے کل یعنی ۳ مئی ۹۱ء کو بی بی سی لوکل ریڈیو پر کہا کہ وہ اس بات کو نہیں مانتے کہ یسوع مسیح جسمانی طور پر اس دنیا میں واپس آئیں گے۔ یہ کہ کوئی شخص بادلوں میں اتر رہا ہو گا۔ اور ایسی ہی دیگر باتیں لفظی طور پر نہیں لی جا سکتیں۔ یہ بشپ ڈاکٹر ڈیوڈ جانکنس ہیں۔ بشپ مذکور کے لبرل خیالات نے پریس میں ان کے لئے ایک خاص اور مستقل جگہ مہیا کر دی ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جہاں تک دنیا کے خاتمے کا تعلق ہے یہ ایک علامتی بات ہے یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب بی بی سی

ٹکس میں ان کی ان کی بیٹی ربیکا کی مشترکہ تصنیف
FREE TO BELIEVE.
یعنی ماننے کی یا ایمان لانے کی آزادی شائع کی جہاں تک پبلک کی دلچسپی کا تعلق ہے ڈاکٹر جانکنس ایسے ماہرانہ طور پر اس کتاب کو مارکیٹ میں لا رہے ہیں۔ مذہبی کتابیں شائع کرنے والے کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں ۵۰ اور ۸۰ ملین پونڈ کے درمیان بکتی ہیں۔ ہر سال ۶۰ ہزار کتابیں چھپتی ہیں۔ جن میں سے ۲۵۰۰ مذہبی کتابیں ہوتی ہیں۔ اگرچہ صحیح طور پر ان کی تعداد بتائی نہیں جاسکتی۔ کتابیں مارکیٹ میں لانے والوں نے جو تحقیق کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی کتابیں گذشتہ آٹھ سال میں ۶۰ فیصد زیادہ چھپنے لگی ہیں۔ گویا کہ تمام کتابوں کا ڈیڑھ گنا زیادہ حصہ مذہبی کتابوں کو ملنے لگا ہے۔ اگرچہ تعداد میں تو کم ہو گئی ہیں۔ لیکن چھپتی زیادہ ہیں۔ مذہبی کتابوں کی سوسائٹی کا کہنا ہے کہ انگلستان میں نصف آبادی کے پاس بائیبل موجود ہے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ریڈیو پر مذہب کا بار بار ذکر کرنے سے کتابیں زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ بی بی سی نے اس الزام کا انکار کیا ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی طرف داری کی ہے بشپ موصوف نے اس سے پہلے کئی آزاد ریڈیو سٹیشنوں کو انٹرویو دئیے تھے اور بی بی سی نے یہ انٹرویو ان کی خاطر یا ان کی کتاب کی خاطر نہیں لیا تھا۔ بلکہ یہ انٹرویو ڈیوڈ آئیک DAVID ICKE جو پہلے کھیلوں کا پروگرام پیش کرتے تھے اور جنہوں نے اب دعویٰ کیا ہے کہ وہ ابن اللہ ہیں ان کے سلسلے میں لیا گیا تھا۔ بشپ موصوف اور ان کی بیٹی کو اس بات پر ندامت نہیں ہے کہ انہوں نے ایسی کتاب لکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مشکل یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے بالکل سادہ الفاظ میں پیش کرنے سے لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ پریس کے ساتھ بات کرنے سے مشکلات بڑھ سکتی ہیں لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ انہیں اپنے عقائد کے متعلق ہر شعبے سے بات کرنی چاہیئے۔ خاص طور پر جدید دنیا کے ہر شعبے سے۔ ڈاکٹر جنکنس نے کہا میں نے یہ اسلئے کہا ہے تاکہ ان مسائل کا مقابلہ کیا جاسکے اور ان پر مزید تحقیق کی جاسکے۔ اب کتاب مارکیٹ میں آگئی ہے۔ اور وہ لوگوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد ان سے کوئی بات کریں۔ انہوں نے کہا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ زیادہ لوگوں تک پہنچنے کے لئے انجیل کو یا اس کے مضامین کو تجارتی معیار پر لایا جائے۔ روتھ گلیڈہل نے اپنی اس خبر پر یہ عنوان لگایا ہے۔ بشپ کہتے ہیں کہ یسوع کبھی واپس نہیں آئیں گے۔

پاکستانی ڈاکٹر کا اعزاز

پاکستان کے ایک قانون دان ڈاکٹر پرویز حسن کو اقوام متحدہ کا عالمی ۵۰۰ رول آف آنر دیا گیا ہے۔ انہیں یہ اعزاز ان کی ماحولیاتی بہبود کے سلسلے میں کوششوں پر ملا ہے۔ سٹاک ہالم میں سویڈن کے بادشاہ گستاف نے یہ انعام ایک خاص تقریب کے موقعہ پر انہیں عطا کیا۔ اس انعام (ایوارڈ) کو اقوام متحدہ نے ۱۹۸۷ء میں شروع کیا تھا اور اس کے پانچ سو وصول کنندگان میں امریکہ کے سابق صدر کارٹر، برطانیہ کی سابق وزیر اعظم تھیچر اور ہالینڈ کے پرنس برنارڈ شامل ہیں۔ ڈاکٹر حسن نے نہ صرف ماحولیات کو بہتر بنانے کے لئے کوششیں کی ہیں۔ بلکہ اس سلسلہ میں ایسے قوانین بھی مرتب کئے ہیں جن سے عالمی ماحول بہتر ہو سکے گا۔ پاکستان کے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

غریب مریض

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن پنجاب کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر سعید الٰہی نے محکمہ صحت کے حکام کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ ہسپتالوں کے جنرل وارڈ میں مریضوں کو دواؤں کی سپلائی کی کیفیت ناگفتہ بہ ہے انہوں نے ہڑتال کرنے والے ڈاکٹروں کی حمایت کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا کہ جو دوائیں مریضوں کے وی۔ آئی۔ پی اور وی۔ وی۔ آئی۔ پی وارڈز میں گورنمنٹ ہسپتالوں میں دی جاتی ہیں وہ تو ٹھیک ہیں لیکن غرباء کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہے چونکہ ایک لمبے عرصے سے ایسا ہی ہو رہا ہے اس لئے نوجوان ڈاکٹر اس سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ان کے سامنے غریب مریض اس لئے جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں کہ انہیں ضروری اور پورے معیار کی دوائیں نہیں ملیں حالانکہ اکثر اوقات جن دواؤں کی ضرورت ہے وہ ہسپتال کے سٹور میں موجود ہوتی ہیں۔ یہ دوائیں صرف اثر و رسوخ رکھنے والے مریضوں کو ملتی ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے متنبہ کیا کہ اگر حکام جو اس کیفیت کے ذمہ دار قرار دیئے جاسکتے ہیں نے اس کا ازالہ نہ کیا تو دوسرے ڈاکٹر جو اس سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی ہڑتال کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے لئے یہ بات یوں بھی اہم ہے کہ پنجاب کے چیف منسٹر اور ہیلتھ منسٹر نے اس ایسوسی ایشن کے ایک وفد سے وعدہ کیا تھا کہ اس امر کی طرف جلد اور پوری توجہ دی جائے گی۔ جنرل سیکرٹری نے کہا کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بیوروکریسی اس راہ میں حائل ہے اور انہی کی وجہ سے دواؤں کی مناسب تقسیم نہیں ہو رہی۔ ڈاکٹر سعید الٰہی نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر اس امر کی طرف توجہ کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر احباب اور زیادہ مایوس ہو کر سڑکوں پر آجائیں اور ان مریضوں کی حمایت کا مظاہرہ کریں جن کو ضروری دوائیں فراہم نہیں کی جاتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۲۹ ستمبر ۱۹۵۰ء کو لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ عورتوں کے لئے دین سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کریں۔ حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:۔

"عورتوں کی اصل ذمہ داری اولاد کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ تو انکی تعلیم صرف اس رنگ میں ہونی چاہیئے کہ کچھ دینی تعلیم ہو اور کچھ دنیوی تعلیم ہو تاکہ اپنی اولاد کو دین حق کی خدمت کے لئے تیار کر سکیں۔ پس عورتوں کا دین کی تعلیم سے واقف ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور کم سے کم تعلیم جو کسی عورت کو حاصل ہو سکتی ہے وہ جمعہ اور عیدین کے خطبات میں شامل ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہی جو میرا خطبہ ہے اس میں سے اگر خالص امور عورتوں کے متعلق نکالے جائیں تو کئی نکالے جاسکتے ہیں۔ پس اگر ہماری عورتوں کو اس طرح تعلیم نہیں دی جاتی کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے فرائض کو صحیح طریق پر سرانجام دے سکیں تو انکی یہ بات ٹھیک ہے کہ انہیں چار دیواری میں قید کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیم کے لئے کوئی موقعہ ہی پیدا نہیں کیا جاتا۔

یہی چھوٹی سی بات دیکھ لو آپکی البیت میں پانچویں یا چھٹے حصے کے برابر عورتوں کی گنجائش ہے حالانکہ عورتیں مردوں سے نصف ہیں۔ پھر تعلیم وہ کہاں حاصل کر سکتی ہیں اور دین کی واقفیت انہیں کس طرح ہو سکتی ہے۔ ابھی ہمیں ایسی سہولتیں میسر نہیں کہ ہم ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کر سکیں۔ جیسا کہ قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ اور جیسا کہ ربوہ میں (اگر اللہ نے چاہا تو) ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم اس بات پر قادر نہیں کہ ہر جگہ ایسا انتظام کر سکیں تو کم سے کم جمعہ کا خطبہ تو عورت کو سننے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتوں کے اندر بیداری پیدا کر دی جائے اور انہیں دین سے واقف کیا جائے تو وہ اپنے مردوں کو نہایت آسانی کے ساتھ راہ راست پر لا سکتی ہیں۔

عورتوں کی عام حالت یہ ہے کہ چونکہ ان میں دینی تعلیم کم ہے۔ اگر ان کے خاوند کسی وقت (جماعت چھوڑ جائیں) تو ساتھ ہی وہ بھی (جماعت چھوڑ جاتی ہیں) چنانچہ آج تک جتنے لوگ (جماعت چھوڑ گئے ہیں) ان کے ساتھ انکی بیویاں بھی (جماعت چھوڑ گئی ہیں) اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان کا ایمان محض رسمی تھا۔ اسکے مقابلہ میں جہاں صحیح ایمان تھا وہاں بعض عورتوں نے اپنے خاوندوں کا اتنا سخت مقابلہ کیا کہ آخر انہیں دین کی طرف واپس لے آئیں۔ لیکن جہاں بھی عورت کی دینی تعلیم کم تھی وہاں خاوند کو ٹھوکر لگی تو ساتھ ہی عورت بھی ٹھوکر کھا گئی۔ پس ضروری ہے کہ ہمارے پاس اس البیت سے بڑی البیت ہو۔ اور ضروری ہے کہ یہاں کے مقامی مربی لجنہ اماء اللہ کو توجہ دلا کر ایسا انتظام کریں کہ عورتوں کو دینی تعلیم دی جاسکے۔ وہ انکے سامنے (عقائد) اور موجودہ زمانے کے اہم مسائل پر تقریریں کریں اور پھر سادہ اور آسان الفاظ میں انکو نوٹ لکھوائیں۔ تاکہ وہ انکو یاد رکھیں اور ضرورت کے وقت ان سے فائدہ اٹھائیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی رنگ میں عورتوں کو تعلیم دی جائے، ان کے سامنے تقریریں کی جائیں اور انہیں مختلف مسائل پر نوٹ لکھوائے جائیں تو تھوڑے ہی دنوں میں عورتوں کی دعوت الی اللہ مردوں سے آگے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

کپاس کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی

سائنس دانوں نے تجربات سے معلوم کیا ہے کہ کپاس کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی موجودگی کی وجہ سے پیداوار میں ایک تہائی کمی واقع ہو سکتی ہے۔ جڑی بوٹیاں نہ صرف فصل کے ساتھ کھاد، پانی، روشنی میں حصہ دار بن جاتی ہیں بلکہ ان کی موجودگی کیڑوں کے لئے بھی نعمت غیر مترقبہ بن جاتی ہے اور یہ کیڑے کپاس پر حملہ آور ہو کر پیداوار کو گھٹانے کا موجب بنتے ہیں۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ جڑی بوٹیوں کی موجودگی مختلف جہات سے کس طرح فصل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

سب سے پہلے کھاد کو لیتے ہیں تو تجربات سے یہ پتہ چلا ہے کہ جڑی بوٹیاں فصل کے مقابلے میں کھیت سے نائٹروجن پوٹاشیم اور میگنیشیم کی تین سے چار گنا زیادہ مقدار حاصل کر لیتی ہیں بمثال کے طور پر چلائی کا پودا کپاس کے پودے کے مقابلے میں نائٹروجن اور فاسفورس کی دو گنا اور پوٹاشیم کی تین گنا زیادہ مقدار استعمال کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کھیت میں ڈالی گئی کھاد کا فائدہ فصل کو کم اور جڑی بوٹیوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد آیئے۔ پانی کے نقصان کا اندازہ کرتے ہیں ایک موسم میں جڑی بوٹیاں آسانی سے ایک ایکڑ سے تقریباً اڑھائی لاکھ پونڈ پانی جذب کر لیتی ہیں اگر اس پانی کو ایک ایکڑ رقبہ پر پھیلایا جائے تو یہ ایک انچ کی تہہ بنانے کے لئے کافی ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں جڑی بوٹیاں ایک پونڈ خشک مادہ پیدا کرنے کے لئے ۵۰۰ پونڈ پانی جذب کرتی ہیں اگر ایک ایکڑ سے ۵۰۰ پونڈ خشک نامیاتی مادہ پیدا ہو تو ضائع شدہ پانی کی مقدار ایک باری کے برابر ہوتی ہے۔ راؤنی کے بعد یہی ایک پانی کپاس کی صحت یاب فصل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

کھاد اور پانی کے نقصان کے علاوہ جڑی بوٹیاں روشنی کا نقصان بھی کرتی ہیں جو کہ کسی بھی پودے کی نشوونما کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے جڑی بوٹیاں کپاس سے زیادہ تیزی سے نشوونما پاتی ہیں اور اس طرح شروع ہی میں کپاس کے پودے پر سایہ کر دیتی ہیں کپاس کا پودا تیرہ ہفتے میں ۹۵ تا ۱۰۰ فیصد زمین کی سطح کو ڈھانپ لیتا ہے جبکہ جڑی بوٹیاں ۵ تا ۹ ہفتے میں ہی تمام سطح زمین کو ڈھانپ کر پودے کو سورج کی ۹۵ فیصد روشنی سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور اس طرح سے کپاس کے پتوں کے ذریعہ پودے کی خوراک بہم پہنچانے کے عمل میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

جڑی بوٹیاں ان نقصانات کے علاوہ کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ بن کر اور ان کے لئے متبادل خوراک مہیا کر کے انہیں اپنی زندگی کے مراحل طے کرنے میں مدد دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعد میں وہ فصل پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اسی لئے یہ طے شدہ بات ہے کہ اگر جڑی بوٹیاں فصل کے شروع میں ہی تلف کر دی جائیں اور ان کو فصل کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو ۵۰ فیصد کیڑے اور بیماریاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جڑی بوٹیاں کپاس میں پائے جانے والے کئی ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کے جرثوموں کے لئے متبادل خوراک اور پناہ گاہیں فصل کی غیر موجودگی میں مہیا کرتی ہیں جو کپاس کے موسم میں وہاں سے اٹھ کر کپاس پر حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ اگر کپاس سے پہلے موسم میں ہی ان جڑی بوٹیوں کی تلفی کی طرف توجہ دی جائے تو بہت سے کیڑوں اور بیماریوں کے جرثوموں کو کافی حد تک بڑھنے پھولنے سے روکا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ جڑی بوٹیاں فی پودا ہزاروں کی تعداد میں بیج پیدا کرتی ہیں۔ جس سے صرف ایک پودا اگلے سال ہزاروں پودوں کی موجودگی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ پھر ان کی بڑھوتری کی رفتار فصل کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے اس لئے ایک موسم میں دو سے تین بار بیج پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا معمولی سی غلطی یا کوتاہی سے بعد میں ان کو ختم کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے اور یہ سستی اور غفلت فصل میں بہت بڑے نقصان کا موجب بن جاتی ہے

کپاس کی فصل میں اگنے والی بعض جڑی بوٹیوں کی جڑوں سے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں جو کہ فصل کے اگاؤ اور نشوونما پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ان جڑی بوٹیوں میں سے ہمارے ہاں ڈیلا اور برو خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

علاوہ ازیں بعض جڑی بوٹیاں فصل کی برداشت میں تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں مثلاً کپاس کے کھیت میں اگر بھکڑا موجود ہو تو عورتیں اس کھیت میں کپاس کی چنائی کے لئے تیار نہیں ہوتیں جس سے فصل کی چنائی پر برا اثر پڑتا ہے۔

بعض جڑی بوٹیاں مثلاً اٹ سٹ اس قدر تیزی سے بڑھتی ہیں اور اسی قدر مقدار میں پانی جذب کرتی ہیں کہ فصل سوکے کا شکار ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں تلفی کے غیر کیمیاوی طریقے تقریباً ناکام ہو جاتے ہیں اور کاشت کار کو کیمیاوی زہروں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

کپاس میں پائی جانے والی جڑی بوٹیاں مثلاً ڈیلا، کھبل، اٹ سٹ، بھکڑا برو گھاس، چولائی، لیلی اور اسی طرح کی بے شمار جڑی بوٹیاں ہیں لیکن ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(الف) چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں جن میں آجکل اٹ سٹ سب سے زیادہ اہم ہے۔

(ب) نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیاں جن میں سے سب سے زیادہ اہم ڈیلا ہے اور اس کی تلفی بھی سب سے زیادہ مشکل ہے۔

بقیہ: صـ ۶ سے آگے

نکل جائے گی۔ اور اگر عورتوں میں ہمارا دعوت الی اللہ کا اثر پہنچ جائے تو مرد خود بخود سلسلے کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہونگے۔ جہاں تک تعلیم کا سوال ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اتنی تعلیم نہ تھی جتنی آج کل کی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ مگر اسکے باوجود ان میں کتنی بلند خیالی پائی جاتی تھی۔ کتنی بلند حوصلگی پائی جاتی تھی۔ کتنی قربانی پائی جاتی تھی۔ کتنی علم دین حاصل کرنے کی تڑپ پائی جاتی تھی۔ کتنا عمل پایا جاتا تھا۔ اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ انکو آگے بڑھنے کا موقعہ دیا جاتا اور انکے جذبات کو دبایا نہیں جاتا تھا بہرحال صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ عورتیں دین سیکھیں اور عورتوں کے لئے دین سیکھنے کا کم سے کم موقعہ یہ ہے کہ وہ جمعہ میں آئیں اور خطبہ سنیں۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ صـ ۲۰۹)

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا: مکرم مبارک احمد صاحب چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

(عزیزہ سلمانہ نجیب بٹ صاحبہ عرصہ چار دن سے خونی پیچش میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان ولادت: محترمہ قانتہ پروین صاحبہ زوجہ مسعود احمد صاحب طاہر آف جرمنی کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۷ مئی کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام سعید احمد طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ مکرم شریف احمد صاحب دہرڑھوی انسپکٹر وقف جدید کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازئی عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: عزیزہ نسرین کوثر امینی صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب امینی آف بریڈفورڈ کا نکاح مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب آف گوجرانوالہ کے ہمراہ مبلغ ۲۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم محمد یاسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے مورخہ ۵ مئی کو پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

"خاکسار کے بیٹے ناصر محمود نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی سے ایم ایس سی (Pure Mathematics) کا امتحان ۷۳.۶ فیصد نمبر لے کر پاس کر لیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بابرکت کرے اور دین کی خدمت کا مفید ذریعہ بنائے۔

بابو محمد یعقوب مریدکے ضلع شیخوپورہ"

جبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ــــ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ــــ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو۔ ہمدردی تین قسم کی ہے اوّل جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔۔۔ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا"

خوشخبری ۔ لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن صاحب سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۶، ۷ ہوٹل مڈایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ

کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ ۔ فون: ۵۱۵۱۶۱ ۔ ۵۱۵۲۰۹ ۔ ۵۲۱۳۷۷ ۔ ۵۲۹۶۲۴

IATA

GOVT. LICENCE NO. 1329

خوشخبری ۔ ھوالشافی

قدرت نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔ فطرت سے قریب تر طریقہ علاج ہومیو پیتھی میں جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل "جرمن ہومیو علاج" پیچیدہ اور پرانے امراض کا مؤثر اور کامیاب علاج ہے۔ اگر آپ نے درج ذیل امراض میں ہر ممکن علاج کے بعد بھی افاقہ نہ پایا ہو تو "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں

- بے اولاد مرد و خواتین۔ کوئی بھی نقص ہو۔
- اولاد نرینہ سے محروم حضرات۔
- ناک سے متعلقہ جملہ نقائص۔ پرانا نزلہ زکام۔
- گردہ، مثانہ، پتّہ کی پتھری سوزش۔
- رسولیاں، گومڑ رحم یا پیٹ میں۔
- پراسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا، سوزش، رسولی۔
- قد کا نہ بڑھنا بچوں کی نشوونما کی خرابیاں۔
- گومڑ، گلٹیاں جسم کے مختلف حصوں میں۔
- مردانہ، زنانہ خاص امراض و نقائص۔
- بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، سفید ہونا، خشکی۔
- امراض قلب، دل کا درد، انجائنا، وغیرہ۔
- دمہ اور سانس کی تکلیف۔
- ہسٹیریا کا مکمل علاج۔
- مرگی کے دورے کا مکمل علاج۔
- موٹاپا کا مستقل علاج۔
- کمر درد کسی بھی نقص کی وجہ سے ہو۔
- السر معدہ و انتڑیوں کی سوزش و زخم۔
- پیچش اسہال جو کسی طرح دور نہ ہو۔
- قبض جو کسی طرح دُور نہ ہو۔
- بواسیر خونی یا بادی و فشر۔
- خارش جلدی امراض مسّے۔
- ذیابیطس شوگر پیشاب اور خون میں۔
- جوڑوں کا درد عرق النساء۔
- چہرے پر کیل مہاسے وغیرہ۔
- زخم، پرانی چوٹ، ہڈی کا نہ جڑنا۔
- بلڈ پریشر کم یا زیادہ وغیرہ۔
- دُبلاپن اور خون کی کمی۔
- اعصابی امراض اور رعشہ۔
- سر درد ہر قسم کی۔
- نظر کی کمزوری اور سفید موتیا۔

خط لکھ کر مشورہ و معلومات مفت حاصل کریں۔ سابقہ علاج کی تفصیل ضرور لکھیں۔ اس کے علاوہ جرمنی، فرانس کی سیل بند ادویات رعائتی نرخ پر موجود ہیں۔

اوقات کار:- شام ۳:۳۰ تا ۸:۳۰ تعطیل: بروز اتوار

عزیز ہومیوپیتھک سٹور رحمٰن کالونی یونیورسٹی روڈ ربوہ

فون ۲۱۴ (۰۴۵۲۴) (۳۵۴۶۰)

ملکی خبریں

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز راٹھور نے ۲۷ ستمبر کو دوبارہ انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے۔ وہ اس سے پہلے ۲۹ جون کو ہونے والے انتخابات کو کالعدم قرار دینے کا اعلان کر چکے ہیں۔ انہوں نے آزاد کشمیر ہائی کورٹ کے جسٹس شیر زمان چوہدری کو نیا چیف الیکشن کمشنر مقرر کرنے کا حکم بھی جاری کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنی قانونی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا کہ میں کوئی بھی آئینی حکم جاری کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہوں۔ اور صدر میرا مقرر کردہ ہر افسر قبول کرنے کے پابند ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق کو تین ماہ کی مہلت دے دی گئی ہے اس عرصے میں اگر وہ امن و امان بحال نہ کر سکے تو انہیں اقتدار سے محروم کر دیا جائے گا۔

○ پنجاب میں امن و امان بحال کرنے کی کارروائی کے طور پر سینکڑوں ریکارڈ یافتہ ملزمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ امور کشمیر کے وفاقی وزیر سردار مہتاب خان عباسی نے آزاد کشمیر کے وزیر اعظم کے انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے اعلان پر سرزنش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی حکومت آئین کے تحت وزیر اعظم آزاد کشمیر کو برطرف کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر راٹھور دو ہفتوں کے اندر اقتدار منتقل کر دیں ورنہ ایک کانسٹیبل بھی انہیں وزیر اعظم ہاؤس سے نکال سکتا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سیاسی مخالفوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاری انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے انہوں نے کہا کہ عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ فوجی افسروں اور جوانوں کو اغوا کرنے والوں کی سرپرستی کون کر رہا ہے۔

طلباء اور والدین متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام دسویں۔ گیارھویں اور بارھویں کلاس کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاس شروع ہو چکی ہے۔ جو طلباء ابھی تک اس کلاس میں حاضر نہیں ہوئے ان کے والدین فوری توجہ فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھجوا کر اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں کالج کے طلباء جامعہ احمدیہ (بالائی منزل) میں اور سکول کے طلباء نصرت جہاں اکیڈمی میں قائم دفتر سے رابطہ کریں۔

(ناظم امور طلباء خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی پنجاب میں تین پولیس والوں سمیت ۲۵ افراد مارے گئے ایک بس میں بم پھٹنے سے پٹھان کوٹ کے قریب پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی پنگ مصر کے پانچ روزہ دورے پر بدھ کے روز قاہرہ پہنچ گئے۔

○ خلائے بسیط سے ایک سیارہ خطرناک رفتار کے ساتھ زمین کی طرف آ رہا ہے اس کی رفتار کچھ ایسی ہے کہ یہ زمین سے ٹکرا بھی سکتا ہے۔

○ فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ وہ لبنان کی خود مختاری کا احترام کرتے ہیں لیکن انہیں ہتھیار اپنے پاس رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اس ضمن میں انہوں نے لبنانی حکومت سے معاہدے کی پیشکش کی ہے۔ واضح رہے کہ لبنان میں تمام متحارب گروپوں سے لبنانی فوج ہتھیار واپس لے رہی ہے۔

○ برطانیہ کے فوجی اخراجات میں کمی کی جا رہی ہے۔ چار فوجی اڈے بند کر دیئے گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم نے عراق کو آخری وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایٹمی آلات ان کے حوالے نہ کئے گئے تو اسے خطرناک نتائج بھگتنے ہوں گے۔

○ سری نگر میں اقوام متحدہ کے مشن نے اسرائیلی سیاح کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس اسرائیلی سیاح کو کشمیری حریت پسندوں نے اغوا کر رکھا ہے۔ اس سے قبل اقوام متحدہ کے مشن نے اعلان کیا تھا کہ وہ اسرائیلی سیاح کو قبول کرنے کو تیار ہے۔

○ خلیجی جنگ کے باعث یورپ سے امریکی افواج کی واپسی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ یورپ میں ۸ لاکھ امریکی فوجی تعینات ہیں۔ واپسی کے بعد ۲ لاکھ ۱۹ ہزار باقی رہ جائیں گے۔